كلمة الحرمين

سید اکرام الحق جاوید

" قل ابا للّٰہ وآیانه ورسوله کنتم تستهزؤن O لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم ــــ "

اے پیغمبر! ان سے فرما دیجئے! کیا تم اللّٰہ اور اس کی آیتوں اور اسکے رسولؐ سے ٹھٹھہ اور مذاق کرتے ہو! بہانے مت کرو! تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہوگئے ہو۔

میاں صاحب! ــــ عابدہ تم سب کو لے ڈوبے گی !!!

عابدہ حسین ــ ایک جاگیر دارنی۔ فیشن ایبل ــ سرد وگرم چیشدہ۔ بیوروکریٹ، اور اسلام سے بغاوت کا نام ہے ــ جو سیدہ بھی ہے۔ بنت عابد بھی ہے اور عابدہ بھی ــ لیکن کیا کیجئے ــــ ایک عورت ہونے کے ناطے انکو جو تقدس درکار ہے وہ اسے نہ صرف خود حاصل کرنے سے انکاری ہیں بلکہ وہ چاہتی ہیں کہ ساری عورتیں مجھ جیسی ہو جائیں ــ گویا وہ کہہ رہی ہوں کہ ــ " دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو !! کچھ روز قبل موصوفہ کہتی ہیں کہ، پردہ منافقت ہے ــ اور اگلے روز وضاحت کرتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ، مجھے دیکھو! میں بے پردہ بھی ہوں اور باحیا بھی۔ العیاذ باللّٰہ ــ کیا ارشادات ہیں ــ میں بے پردہ بھی ہوں اور باحیا بھی۔ یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی کہہ دے میں لباس بھی پہنتی ہوں اور ننگی بھی ہوں۔ میں کھانا بھی کھاتی ہوں۔ بھوکی بھی ہوں۔ میں نماز بھی پڑھتی ہوں اور بے حیائی سے بھی نہیں رکتی ــــ اور اس کی دیکھا دیکھی کوئی اور پاکستانی خاتون صف اول سے اٹھے تو کہہ دے کہ میں شراب بھی پیتی ہوں ــــ اور آب زم زم بھی۔ میں پاکستانی بھی ہوں اور بھارت کی شہری بھی اور تو اور کہ میں مسلمان بھی ہوں ــــ اور کافر بھی ــــ واہ رے! کیا وضاحتیں ہیں ــــ بجائے اس کے کہ پہلے شر انگیز اور فتنہ خیز بیان کی تردید کریں اور کی اور ہی باتیں کہہ ڈالیں۔

میاں نواز شریف صاحب کی پچھلی حکومت میں ایک وزیر مملکت سردار آصف احمد علی ہوا کرتے تھے۔ جنہوں نے کہا تھا کہ ــــ سود حرام نہیں ہے ــــ جس پر پوار ملک پاؤں پر کھڑا ہوگیا تھا۔ اور اللّٰہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ اس کھلی جنگ کا یہ نتیجہ نکلا کہ میاں صاحب کی حکومت نہ جاتے بھی چلی گئی اس بار میاں صاحب کے نام کو دھبہ لگانے کے لیے ایک وزیر بہبود آبادی محترمہ عابدہ حسین ہیں۔ وہ جس طرح کے انٹ شنٹ بیانات دے رہی ہیں وہ میاں صاحب کے

راستے میں پھول نہیں کانٹے بو رہی ہیں۔ اور میاں صاحب کو بھی اس وقت پتہ چلتا ہے جب یہ گاڑی جا چکی ہوگی !!!
اخبارات نے محترمہ کے بیانات پہ اداریے لکھے۔ علماء نے احتجاج کیا۔ شریف خواتین بھڑک اٹھیں ـــــ لیکن وزیر بھی وزیر ہے بلکہ محترمہ تو "وزیرہ" ہیں۔
میاں صاحب اگر ایسی ٹیم ہی لے کر چلیں گے تو یہ ٹیم عوامی پذیرائی کے میدان میں ہاکیوں سے کرکٹ کھیلے گی۔ اور رنز کی بجائے گول کرنے لگ جائے گی۔ یہ بیان واپس کون لے گا ؟ اس کی تردید کون کرے گا ؟؟؟ کوئی بھی نہیں۔ کاش کہ کوئی شیعہ عالم ہی "محترمہ" کو جاکر اسوۂ بتول" بتادے ـــــ لیکن لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہوگا ـــــ بہتر ہے میاں صاحب گھر کی خبر لیں یا جس "امام" کو عابدہ پر "فخر" ہے وہی "فخر امام" اپنی اہلیہ کو لاکر گھر بٹھالے۔ ـــ ورنہ ہم سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوگا۔ اور ہم یہ ڈرامہ نہیں چلنے دیں گے۔ **وما علینا الا البلاغ۔**

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے ـــــ !!!!!!

رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب کو صدمہ

۲۶ ستمبر بروز جمعۃ المبارک تقریباً پانچ بجے شام علامہ مدنی صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے فہد مدنی سوا چار ماہ کی مختصر زندگی کے بعد اللہ کو پیارے ہوگئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) فہد مدنی بظاہر بڑا خوبصورت مگر اندرونی طور پر دل سمیت کئی بیماریاں لے کر اس دنیائے فانی میں آیا اور مسلسل مختلف ڈاکٹروں کے زیر علاج رہ کر بالآخر افضل ہسپتال میں اپنی ننھی سی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ مدنی صاحب نے یہ خبر انتہائی صبر و بردباری سے سنی اور زبان سے اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے کلمات کے سوا کوئی لفظ نہ کہا۔ مدنی صاحب نے آٹھ بجے شب نماز جنازہ کا وقت مقرر کیا اس مختصر وقت کے باوجود جہلم کی جماعت کے اکثر احباب عشاء کی نماز پر جامعہ پہنچ گئے۔ نماز کے بعد مدنی صاحب نے مختصر سا خطاب کیا جس میں اس دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراھیم کی وفات کا واقعہ بیان کیا اس کے بعد علامہ صاحب نے بڑے خشوع خضوع سے فہد مدنی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالی مدنی صاحب اور دیگر اہل خانہ کو صبر جمیل اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین
اس موقع پر علامہ مدنی صاحب نے نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے اور بعد میں جامعہ پہنچ کر یا بذریعہ ٹیلی فون اور ڈاک تعزیت کرنے والے ملک اور بیرون ملک احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ ان تمام احباب فرداً فرداً شکریہ ادا کرنے سے میں قاصر ہوں لہذا اس تحریر کے ذریعے ہی میں تمام احباب کا مشکور ہوں اللہ تعالی تمام احباب کو جزائے خیر دے (جزاکم اللہ خیراً)